Regd No L 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل لاہور

روزنامہ

یوم جمعہ

شرح چندہ
سالانہ چندہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
ماہوار ۲ ½ "

۲۵ جمادی الثانی ۱۳۶۹ھ قیمت ۱ آنہ

جلد ۳۸/۴ | ۱۴ شہادت ۱۳۲۹ ہش | ۱۴ اپریل ۱۹۵۰ء | نمبر ۸۸

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۱ اپریل:- سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے طبیعت کے دریافت کرنے پر فرمایا۔ کہ طبیعت آج اچھی ہے۔ مگر گلے میں کچھ تکلیف ہے۔ احباب حضور کی شفائے کاملہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

لاہور ۱۳ اپریل۔ مکرم نواب محمد عبد اللہ خان کی طبیعت ابھی تک پوری ٹھیک نہیں۔ بلڈ پریشر زیادہ ہو جانے کی وجہ سے سانس رکنے کی تکلیف اور سر اور بدن میں درد بہت ہو جاتی ہے۔ خاص دعاؤں کی ضرورت ہے۔

پاکستان و بھارت کی سرحدوں میں دخل اندازی نہ کر سکنے کی ضمانت طلبی!

کراچی ۱۳ اپریل:- وزیر اعظم پاکستان نے نیویارک ٹائمز کے نمائندے کو بیان دیتے ہوئے برطانوی دولت مشترکہ پر زور دیا ہے کہ وہ اجتماعی حیثیت میں بھارت و پاکستان کی سرحدوں میں دخل اندازی نہ کر سکنے کی ضمانت دلائے۔ آپ نے کہا۔ اگر یہ ضمانت مل جائے۔ تو دونوں ملک قومی دفاع سے توجہ ہٹا کر قومی تعمیر پر زیادہ صرف کر سکتے ہیں۔ آپ نے یہ بھی کہا ہے کہ برطانیہ اس بارے میں ایک رسمی اعلان ہی کر دے۔ کہ پاکستان و افغانستان کے بیچ ڈیورنڈ لائن کے سلسلے میں دخل اندازی کو دولت مشترکہ کے مقاصد میں خلاف ورزی سمجھا جائے گا۔

پانچ ماہ کے اندر اندر کشمیر کو فوجوں سے خالی کرانے کیلئے سر اوون ڈکسن کا تقرر

لیک سکسیس ۱۳ اپریل: آج پاکستانی وفد کے لیڈر چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے سلامتی کونسل کو کشمیر میں پانچ ماہ کے اندر اندر فوجوں سے خالی کرنے ہوئے اقوام متحدہ کے نمائندے سر اوون ڈکسن سے اپنی حکومت کے کامل تعاون کا یقین دلایا۔ کہ میری حکومت ان کی فرائض کی بجا آوری.... کے سلسلے میں پوری اعانت کرے گی۔ آپ نے کہا سر اوون ڈکسن کا کام مقررہ میعاد کے اندر اندر ممکنہ خارمولے کے مطابق بتدریج فوجوں کے نکلوانے کے بعد ایسے حالات پیدا کرنا ہوگا کہ رائے شماری کے منتظم اعلیٰ امیر البحر نمٹز اپنا کام سنبھال لیں۔ اور ایسی فضا پیدا کریں جس میں جموں و کشمیر کے باشندوں کی بھارت یا پاکستان میں شمولیت کے لئے مرضی معلوم کرنے کی غرض سے آزاد اور غیر جانبدار رائے شماری ہو سکے۔ آپ نے کہا ان تمام امور کا بالتصریح ذکر ۱۳ اگست ۱۹۴۸ء والی قرارداد اور ۵ جنوری ۱۹۴۹ء کی قرارداد میں آ چکا ہے۔ اسی طرح بھارت کے نمائندے نے بھی سر اوون ڈکسن سے کامل تعاون کا یقین دلایا۔ سلامتی کونسل کے بعض دوسرے ارکان نے جن میں صدر فوزی بے بھی شامل ہیں۔ دونوں حکومتوں کے اس جذبہ تعاون کو سراہا۔ اور کہا کہ کشمیر کی گتھی کو سلجھانے کے سلسلے میں یہ ایک اور قدم ہے اور کہا کہ وزرائے اعظم کے حالیہ معاہدے کے سلسلے میں دونوں حکومتیں سلامتی کونسل کی انتہائی تعریف کی مستحق ہیں۔ امریکی اور برطانوی ارکان نے بھی اس تقرر کو ایک نہایت اہم قدم قرار دیا۔ یہ تقرر کل رات کے اجلاس میں عمل میں آیا۔ قرارداد کے حق میں ۸ ووٹ ڈالے گئے۔ روس نے شرکت نہیں کی اور یوگوسلاویہ نے ووٹ نہ دیا۔ سر اوون ڈکسن ۱۹۲۹ء میں آسٹریلیا ہائی کورٹ کے جج مقرر ہوئے۔ جنگ کے ایام میں آپ واشنگٹن میں آسٹریلیا کے وزیر مختار تھے۔ سر اوون ڈکسن کو کشمیر میں کشمیر کمیشن والے تمام اختیارات حاصل ہوں گے۔

اچی سن کا ہدیہ مبارک

واشنگٹن ۱۳ اپریل۔ امریکن سیکرٹری آف سٹیٹ مسٹر اچی سن نے خان لیاقت اور پنڈت نہرو کے مشترکہ معاہدہ کا خیر مقدم کرتے ہوئے انہیں مبارکباد پیش کی ہے کہ اقلیتوں کے سلسلے میں معقول معاہدہ ہو گیا۔ آپ نے اپنے بیان میں دونوں وزرا...

کلکتے میں ہیضہ!

کلکتہ ۱۳ اپریل:- آج کلکتہ کے مختلف علاقوں سے ۱۳۵ ہیضے کے مریضوں کو ہسپتال میں پہنچایا گیا کل کلکتہ بھر میں ۱۵۵ کیس ہوئے تھے۔

گلگت کی حدود پر کسٹم چوکیاں

لاہور ۱۳ اپریل: معلوم ہوا ہے کہ حکومت گلگت کی حدود پر آئندہ تین ماہ کے اندر اندر کسٹم کی چوکیاں قائم کرنے کے معاملے پر غور کر رہی ہے اس سلسلے میں حکومت نے ریاست مذکور کی سرحدوں کا جائزہ لینے کے لئے کسٹم کے محکمہ کے ایک ذمہ دار افسر کو جائزہ لینے کے لئے بھیجا تھا معلوم ہوا ہے کہ اس افسر نے اپنے ایک ہفتہ کے قیام میں دیکھا کہ وہاں سنکیانگ اور گلگت کے مابین تجارت فروغ پا رہی ہے۔ وہ اپنی مفصل رپورٹ ایک ماہ کے اندر اندر پیش کر دیں گے۔ واضح رہے کہ گلگت کی حدیں تین ملکوں چین تبت اور روس سے ٹکراتی ہیں۔ مزید معلوم ہوا ہے کہ حکومت پاکستان افغانستان کی حدود پر بھی ایسی کسٹم کی چوکیاں قائم کرنے پر غور کر رہی ہے۔ ان دونوں ملکوں کے درمیان پچھلے چند مہینوں سے تجارت بہت کم ہے۔ تاہم افغانستان اب بھی کثیر تعداد خشک میوہ برآمد کر رہا ہے۔

اجتماعی سلامتی کا معاہدہ

قاہرہ ۱۳ اپریل:- آج عرب لیگ کے سات ممبر ملک، کی اجتماعی سلامتی کے معاہدے پر دستخط کریں گے۔ یہ مشترکہ معاہدہ سیاسی۔ فوجی اور معاشی امور کے تحفظ کے لئے کیا جا رہا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ اگلے ماہ کے اندر اندر سات ملکوں کی پارلیمنٹس اس معاہدے کی توثیق کریں گی۔ اس کے بعد کسی ایک رکن پر غیر طاقت کا جارحانہ اقدام سب کے خلاف متصور ہوگا۔

لائق علی کی گرفتاری کا حکم

حیدرآباد۔ دکن ۱۳ اپریل:۔ حیدرآباد سپیشل ٹربیونل نے مسٹر پنٹو کی صدارت میں کل میر لائق علی سابق وزیر اعظم حیدرآباد دکن اور ۱۶ دیگر ملزمین کے خلاف سماعت شروع کی۔ ان ۱۶ میں سے سات ارکان کابینہ ہیں اور ان میں سید قاسم رضوی۔ نواب دین یار جنگ، اور حیدرآباد کے ڈائرکٹر جنرل پولیس ہیں۔ ٹربیونل نے میر لائق علی۔ نواب معین نواز جنگ، اکرام اللہ اور تقی الدین کے خلاف بلاضمانت وارنٹ گرفتاری جاری کرنے کا حکم صادر کیا۔ آئندہ سماعت ۱۷ اپریل کو ہوگی۔

مسٹر اقبال صدیقی کو ۱۷۰ ووٹ ملے۔

(سٹاف رپورٹر)

معاہدہ کو عملی جامہ پہنانے کیلئے

ڈھاکہ ۱۳ اپریل:۔ معلوم ہوا ہے کہ ۲۱ مئی کو کلکتہ میں مشرقی و مغربی بنگال کے چیف سیکرٹریوں تری پورہ کے چیف کمشنر اور آسام کے چیف سیکرٹری کا مشترکہ اجلاس ہوگا۔ جس میں مشترکہ معاہدے کو عملی جامہ پہنانے کے لئے تفصیلی پروگرام تیار ہوگا۔ نیز معلوم ہوا ہے کہ مشرقی بنگال کے وزیر اعظم مسٹر نور الامین کراچی میں آ رہے ہیں آپ بھی اس معاہدہ کو عملی جامہ پہنانے کے سلسلے میں مشورے حاصل کریں گے۔

صالح صدیق خازن منتخب ہوگئے

لاہور ۱۳ اپریل:- آج پنجاب یونین آف جرنلسٹس کے فنانشل سیکرٹری کا انتخاب عمل میں آیا۔ اس کے لئے دو امیدوار تھے۔ مسٹر صالح محمد صدیق دفتری پاکستان اور مسٹر اقبال صدیقی (زمیندار)۔ مسٹر صالح محمد صدیق ۲۰۲ ووٹوں کی اکثریت سے یونین کے خازن منتخب ہو گئے۔

افغانستان کو احتجاجی مراسلہ

کراچی ۱۳ اپریل: حکومت پاکستان نے حکومت افغانستان سے ان باتوں کے بارے میں سخت احتجاج کیا ہے۔ جن کا ذکر بھارت میں مقیم افغانستان کا سفیر کر رہے ہیں۔ حکومت پاکستان نے حکومت افغانستان کو ضبط و اعتدال سے کام لینے کی تلقین کی ہے اور لکھا ہے۔ کہ ایسے بیانوں کی اجازت دے کر حکومت افغانستان پاکستان کی ان کوششوں کو ناکام بنا رہی ہے۔ جو پاکستان نے دونوں میں دوستی کے تعلقات استوار کرنے کے لئے شروع کر رکھی ہیں۔

وزیر امور کشمیر کا تقرر

کراچی ۱۳ اپریل۔ آج حکومت پاکستان کے ایک سرکاری اعلان کے مطابق مسٹر مشتاق احمد گورمانی کو وزیر امور کشمیر مقرر کیا گیا ہے۔ آپ نے آج صبح قلمدان وزارت سنبھال لیا۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی ۔ پرنٹر و پبلشر مسعود احمد نے نویدِ ٹوبٹس پرنٹنگ پریس وطن بلڈنگ لاہور سے طبع کرا کر دفتر میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

چندہ امداد درویشان کی تازہ فہرست

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے)

گذشتہ اعلان کے بعد جن بہنوں اور بھائیوں کی طرف سے امداد درویشان کی مد میں رقوم وصول ہوئی ہیں ان کی فہرست ذیل میں درج کی جاتی ہے۔ اللہ تعالےٰ ان سب بھائیوں اور بہنوں کو جزائے خیر دے اور دین و دنیا میں حافظ و ناصر ہو۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

(۱) اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر عبدالغنی صاحب کڑک حال گوجرانوالہ ۱۰-۰-۰
(۲) ڈاکٹر فتح دین صاحب۔ بذریعہ مولٰنا غلام رسول صاحب راجیکی پشاور ۲۰-۰-۰
(۳) شیخ محمد اکرام صاحب ٹوبہ ٹیک سنگھ ۵-۰-۰
(۴) چوہدری فضل احمد صاحب ڈسکہ ۵-۰-۰
(۵) شیخ قدرت اللہ صاحب برادرزادہ شیخ محمد اکرام صاحب مذکور ۵-۰-۰
(۶) شیخ عظمت اللہ صاحب 〃 〃 〃 ۵-۰-۰
(۷) شیخ محمد بشیر صاحب آزاد منڈی مرید کے ۵-۰-۰
(۸) مبارکہ بیگم طاہرہ صاحبہ معرفت شیخ محمد بشیر صاحب آزاد مذکور۔ ۱-۰-۰
(۹) اہلیہ لفٹیننٹ عبدالحمید صاحب آر پی اے راولپنڈی ۵-۰-۰
(۱۰) ماسٹر امیر عالم صاحب راولپنڈی ۵-۰-۰
(۱۱) اہلیہ ماسٹر امیر عالم صاحب مذکور۔ ۵-۰-۰
(۱۲) بیگم میر شفیع احمد صاحب دہلوی حال لاہور۔ ۵-۰-۰
(۱۳) عاشق محمد صاحب جوڑہ کلاں (سرگودھا) ۵-۰-۰
(۱۴) اصغری خانم صاحبہ اسلام آباد سٹریٹ گوجرانوالہ ۵-۰-۰
(۱۵) سکینہ بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ محمد منزلیف صاحب بدوملہی ۵-۰-۰
(۱۶) میجر سید حبیب اللہ شاہ صاحب سیالکوٹ ۵۰-۰-۰
(۱۷) فضل الٰہی صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کھاریاں۔ ۲۰-۰-۰
(۱۸) عائشہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری فتح الدین صاحب سیال (قادیان) حال گھٹیالیاں۔ ۵-۰-۰
(۱۹) فضل الرحمٰن صاحب چغتائی۔ سول سپلائی انسپکٹر ڈیرہ غازی خان ۷-۰-۰
(۲۰) امینہ ثریا بیگم صاحبہ بنت محمد اسحٰق صاحب عابد شام نگر لاہور بذریعہ عبدالجلیل خانصاحب ۳-۰-۰
(۲۱) محمد شفیع صاحب اکاؤنٹس کلرک چیفس کالج لاہور ۲-۰-۰
(۲۲) بشیر احمد صاحب گورنمنٹ سٹیل اینڈ جنرل ملز مغلپورہ ۵-۰-۰
(۲۳) عطیہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد عیسٰے جان صاحب کوئٹہ ۴-۰-۰
(۲۴) ایک دوست جنہوں نے اپنا نام ظاہر کرنا پسند نہیں کیا۔ ۶۰-۰-۰
(۲۵) خانصاحب منشی برکت علی صاحب سابق جوائنٹ ناظر بیت المال از طرف اپنی اہلیہ مرحومہ۔ ۱۵-۰-۰
(۲۶) ملک حمید احمد صاحب ولد ملک نصر اللہ خانصاحب لالہ موسیٰ ۱۰-۰-۰
(۲۷) چوہدری نذیر احمد صاحب طالب پوری ڈسکہ ۲۰-۰-۰
(۲۸) شیخ رشید احمد محمود صاحب چنیوٹی حال لاہور۔ ۲-۰-۰
(۲۹) میاں عبدالرحمٰن صاحب ولد محمد عاشق صاحب نانو ڈوگر ضلع شیخوپورہ بذریعہ ماسٹر عبدالوہاب صاحب۔ ۱۰-۰-۰
(۳۰) حشمت علی صاحب پٹواری نہر رانا ضلع منٹگمری۔ ۵-۰-۰
(۳۰/۱) اہلیہ چوہدری علی قاسم خانصاحب ڈھاکہ مشرقی بنگال (صدقہ بکرا کے لئے یہ رقم ربوہ بھجوائی گئی) ۱۵-۰-۰
(۳۱) بیگم کیپٹن ایچ۔ اے کلیم صاحب بلوچ رجمنٹ جیسور ۱۱-۰-۰
(۳۲) مبشرہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری مقبول احمد صاحب شیخوپورہ ۲۵-۰-۰
(۳۳) منیرہ بیگم صاحبہ مذکورہ از طرف اپنی والدہ صاحبہ مرحومہ ۱۰-۰-۰
(۳۴) مبارک احمد صاحب انچارج سول ڈسپنسری تربت پشاور ۱۰-۰-۰
(۳۵) خان عبدالحمید خانصاحب آف زیدہ ۱۰-۰-۰
(۳۶) عنایت بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری فقیر اللہ صاحب۔ آف تودی ننگل۔ سانگلہ ہل۔ ۵-۰-۰
(۳۷) ملک منظور احمد صاحب لاہور بریکے موٹر ٹرانسپورٹ کمپنی ۱-۰-۰
(۳۸) زینب بی بی صاحبہ کیلیاں والی سڑک لاہور ۲-۰-۰
(۳۹) عبدالوہاب صاحب 〃 〃 〃 ۲-۰-۰
(۴۰) ثریا بیگم صاحبہ 〃 〃 〃 ۱-۰-۰
(۴۱) محمد ابراہیم صاحب شکار ماچھیاں حال پسرور ۱-۸-۰
(۴۲) ڈاکٹر محمد جی صاحب اسسٹنٹ سرجن سول ہسپتال ننکانہ صاحب ایک صاحب کی طرف سے۔ ۱۰-۰-۰
(۴۳) ظہور الدین صاحب بٹ وکیل گوجرخان راولپنڈی ۱۰-۰-۰
(۴۴) ڈاکٹر محمد خانصاحب جودھ پور ضلع ملتان۔ (چھ ماہ تک دس روپے ماہوار کا وعدہ کیا ہے) ۱۰-۰-۰
(۴۵) سکینہ بیگم صاحبہ اہلیہ حکیم سردار محمد صاحب ڈگری سندھ (صدقہ بکرا کے لئے رقم ربوہ بھجوائی گئی) ۲۰-۰-۰
(۴۶) چوہدری نثار احمد صاحب سیالکوٹ حال سرگودھا ۵-۰-۰
(۴۷) امۃ الوہاب بیگم صاحبہ اہلیہ محمد خورشید صاحب ریلوے آفس کراچی ۵-۰-۰

میزان ۴۸۲-۸-۰

خاکسار مرزا بشیر احمد۔ رتن باغ لاہور ۱۳/۴/۵۰

امتحان دعوۃ الامیر — خدام الاحمدیہ

جیسا کہ اس سے قبل بذریعہ الفضل اعلان کیا جاچکا ہے اور مجالس کو بذریعہ خطوط بھی اطلاع دی جاچکی ہے کہ خدام الاحمدیہ کے زیر انتظام آئندہ امتحان مورخہ ۲۸ جون ۱۹۵۰ء بروز اتوار منعقد ہوگا۔ جس کے لئے مندرجہ ذیل نصاب مقرر ہے۔ کتاب دعوۃ الامیر — از صفحہ ۹۹ تا صفحہ ۱۹۷۔
ترجمہ قرآن کریم — پارہ اول رکوع ۱ تا رکوع ۶

مجالس کو اس طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ گذشتہ امتحان میں بہت کم خدام شامل ہوئے تھے۔ کوشش کریں کہ کوئی خادم رہ نہ جائے۔ بلکہ خدام کے علاوہ انصار کو بھی امتحان میں شامل ہونے کی دعوت دیں۔ اس کتاب کا مطالعہ تبلیغ کرنے میں بہت مدد دیتا ہے۔ اس لئے ہر خادم کو اس کے دلائل یاد کرنے چاہئیں۔ امتحان میں شامل ہونے والے خدام کی فہرستیں ۱۵ مئی ۱۹۵۰ء تک دفتر میں پہنچ جانی چاہئیں۔ تا سوالات کے پرچے بروقت بھجوائے جاسکیں۔ نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ

اعلانِ نکاح

۷ اپریل بروز جمعۃ المبارک سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے بعد نماز مغرب مسجد ربوہ میں سید محمد احمد صاحب ولد سید محمد افضل صاحب آف قادیان کا نکاح محمودہ بیگم صاحبہ بنت عبدالمجید خانصاحب آف ویرووال کے ہمراہ دو ہزار روپیہ مہر پر پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو جانبین کیلئے بابرکت کرے آمین۔
محمد عبداللہ اعجاز مینجر الفضل

پتہ مطلوب ہے

(۱) چوہدری نعمت دین پسر برکت علی ساکن چک میرو تحصیل ظفروال ضلع سیالکوٹ جن کا حلیہ عمر تقریباً چالیس سال۔ قد میانہ رنگ گندم گوں۔ چھوٹی چھوٹی داڑھی سفید و سیاہ۔ ایک کان کٹا ہوا۔ ربوہ جانے کے ارادہ سے گھر سے تین ماہ سے غائب ہیں۔ اگر کسی دوست کو ان کا علم ہو تو پتہ مندرجہ بالا پر اطلاع دیں یا اگر وہ بذات خود اس اعلان کو پڑھیں تو مہربانی فرماکر اپنے والد صاحب کے پاس واپس چلے جائیں۔ ان کی وجہ سے وہ بہت ہراساں و پریشان ہیں۔ ناظر امور عامہ

(۲) چوہدری جلال دین صاحب موصی ۹۹۳۸ قوم ہرٹیہ۔ ساکن سٹروعہ۔ ڈاکخانہ خاص ضلع ہوشیارپور کے موجودہ پتہ سے اگر کوئی دوست واقف ہوں یا وہ خود اس اعلان کو پڑھیں تو دفتر ہذا کو مطلع کریں۔ سیکرٹری مقبرہ بہشتی ربوہ ضلع جھنگ

روزنامہ ـــــ الفضل ـــــ لاہور

۱۴ اپریل ۱۹۵۰ء

اسلامی معاشرہ بروئے کار لایا جاسکتا ہے

آجکل عموماً وہ دوست جو اشتراکیت سے متاثر ہیں اور بظاہر اسلام کے بھی مدعی ہیں یہ کہتے ہیں کہ یا تو ہمیں وہ طریق اختیار کرلینا چاہیئے۔ جو اشتراکیت کا طرۂ امتیاز ہے ورنہ یہ ماننا ہوگا کہ اسلام کے اقتصادی اصول موجودہ زمانہ میں زیر عمل آہی نہیں سکتے۔ ان لوگوں کا طریق استدلال یہ ہے کہ اسلام میں مثلاً قومی ملکیت اور بڑے زمینداروں سے زمین بزور لے کر دوسروں کو دے دینا نہ صرف جائز ہی ہے بلکہ اسلام کا رجحان ہی اس طرف ہے:

ہم پہلے عرض کر چکے ہیں کہ اسلام کے اصول جاودانی ہیں۔ اور ہر ماحول میں ان کے معتد بہ حصہ پر عمل کیا جاسکتا ہے۔ یہاں تک کہ اگر حکومت اسلامی شریعت کی پابند نہ بھی ہو تو پھر بھی اسلام کا کثیر حصہ ایسا ہے۔ کہ جس پر عمل کرنا ممکن ہے۔ صرف چند تعزیری احکام ہی ایسے رہ جاتے ہیں۔ جنکو زیر عمل نہیں لایا جاسکتا

آج ہم صرف اسلام کے اقتصادی اصول کے متعلق ہی مجملاً کچھ عرض کرنا چاہتے ہیں یہ واضح ہے کہ ایک اسلامی حکومت ایک خاص حد تک انفرادی ملکیتوں میں دخل اندازی کرسکتی ہے۔ اگرچہ وہ ملکیتوں کو خواہ بڑی زمینیں ہوں یا بڑے کارخانے یا بڑے کاروبار ان کے مالکوں سے چھین نہیں سکتی۔ اور اس کی دخل اندازی بھی شریعت کی مقررہ حدود سے کسی طرح تجاوز نہیں کرسکتی۔ ایک اسلامی حکومت۔ زکوٰۃ۔ صدقات عشر مسلمانوں سے لے سکتی ہے۔

اب فرض کیجئے کہ ہم ایک غیر اسلامی حکومت یا ایسی حکومت کے زیر سایہ رہتے ہیں۔ جو شریعت اسلامیہ کی پابندی نہیں کرتی۔ سوال ہے کہ کیا ایسی صورت میں ہم اسلام کے اقتصادی اصولوں پر عمل کرسکتے ہیں۔ اگر کرسکتے ہیں تو کس طرح کرسکتے ہیں۔ ہم پہلے عرض کرچکے ہیں۔ کہ اسلامی اصولوں کے درجات ہیں۔ سہولت کے لئے ہم ان کو دو حصوں میں تقسیم کرسکتے ہیں۔ ایک حصہ تو وہ ہے جو اکراہی ہے۔ اور اسلامی اصطلاح میں جسکو فرض کہا جاتا ہے۔ باقی حصہ کو ہم طوعی حصہ کہہ سکتے ہیں۔ مثلاً انفاق کا ایک حصہ زکوٰۃ اور عشر ہے جو فرائض میں داخل ہے۔

شاید سویٹ رشیا کے سوا دنیا میں اس وقت کوئی غیر اسلامی سے غیر اسلامی حکومت ایسی نہیں ہے۔ جو اپنی مسلمان رعایا کو انفاق سے روکتی ہو۔ سوال یہ ہے کہ کیا ایسی غیر اسلامی حکومتوں کی مسلمان رعایا اگر چاہے تو زکوٰۃ اور دیگر صدقات کا انتظام خود نہیں کرسکتی؟ ہم جانتے ہیں کہ انگریزی عہد میں ایسا کرنے میں کوئی روک نہیں تھی۔ اگر مسلمان چاہتے اور ان میں تنظیم ہوتی۔ تو وہ زکوٰۃ اور صدقات کا ایسا انتظام کرسکتے تھے۔ کہ نہ صرف ان کے کئی بڑے بڑے قومی کام ہی اس سے چلتے۔ بلکہ مسلمان غربائے کے لئے بھی منظم امداد دی جاسکتی۔

ایسی صورت میں یہ ضروری نہیں کہ ایک ہی منظم ادارہ یہ کام کرتا۔ اور نہ یہ ممکن ہے کیونکہ مسلمانوں کے بہت سے ایسے فرقے ہیں۔ جو ایک دوسرے سے علیحدہ علیحدہ کام کرتے ہیں بے شک مسلمانوں نے اپنے اجتماعی بیشتر قومی کام چندوں وغیرہ سے سرانجام دیئے ہیں۔ مگر ہم اس کو تنظیم نہیں بلکہ بدنظمی کہہ سکتے ہیں۔ عموماً اس کا طریق یہ رہا ہے۔ کہ کوئی سکول کھولنا ہوا یا کوئی یتیم خانہ بنانا ہوا تو چند معتبر لوگوں نے چندہ کرلیا۔ زیادہ سے زیادہ جو کیا گیا ہے۔ وہ یہ ہے کہ ایک شہر میں مسلمانوں کی ایک انجمن ہوتی ہے وہ سال بسال جلسہ کرلیتی ہے۔ اور لوگوں سے کچھ چندہ جمع کرکے اپنے کام چلاتی ہے۔ یہ طریق اصل میں اسلامی نہیں کہا جاسکتا۔ اسلام ہر معاملہ میں اپنے طریق کار میں ایک نظام چاہتا ہے اور یہی وجہ ہے۔ کہ اس نے ہر ایک عبادت کے لئے خواہ انفاق ہو یا صوم و صلوٰۃ ایک نظام مقرر کیا ہے:

اصل چیز تو یہ تھی کہ مسلمان زکوٰۃ اور صدقات کو منظم کرتے۔ اسلام کا کوئی فرقہ ایسا نہیں ہے۔ جو زکوٰۃ و صدقات کا منکر ہو اگر ہر فرقہ کے علماء بجائے باہمی جنگ و جدل کے نیک نیتی سے اس طرف توجہ منعطف کرتے۔ تو آج بہت سی مشکلات جو مسلمانوں کے معاشرہ میں نظر آتی ہیں۔ ان پر قابو پایا جاسکتا تھا۔ افسوس ہے کہ مسلمانوں نے قطعاً اس طرف توجہ نہ کی۔ اور جو لوگ زکوٰۃ اور صدقات دیتے بھی رہے۔ ان کا اکثر حصہ یونہی بے فائدہ ضائع ہو گیا۔ ہم تو کہتے ہیں کہ اگر اب بھی مسلمان اس طرف متوجہ ہو جائیں۔ تو ان کے بہت سے معاشی سوال حل ہو سکتے ہیں۔ کہنے کو تو مسلمانوں نے ہزاروں انجمنیں بنا رکھی ہیں۔ اور ہزاروں یتیم خانے کھول رکھے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ نہ تو اسلامی اصولوں کے مطابق انفاق کو منظم کیا گیا ہے۔ اور نہ جو کچھ جمع کر بھی لیا جاتا ہے۔ اسے صحیح معنوں میں اسلامی اصولوں کے مطابق خرچ کیا جاتا ہے۔

ہم ان لوگوں کی خدمت میں جو مزدوروں اور کسانوں کے حال زار سے متاثر ہو کر چاہتے ہیں کہ حکومت غیر اسلامی اصول اختیار کرکے بڑے زمینداروں کی زمینیں چھین کر قومی ملکیت بنالے یا چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں تقسیم کرکے امداد باہمی کے طریق پر کاشت کرائے عرض پرداز ہیں کہ اگر وہ اسلام کے اتنے ہی دلدادہ ہیں جتنا کہ وہ ظاہر کرتے ہیں تو ان کو چاہیئے کہ وہ اس طرف توجہ دیں۔ اور پہلے اپنے گھر سے خیرات شروع کریں۔

ہم انہیں یقین دلاتے ہیں کہ جو چیز انہیں روسی پروپیگنڈا کی وجہ سے بڑی دلآویز نظر آتی ہے۔ وہ درحقیقت نہ صرف اسلام کے لئے بلکہ تمام انسانیت کے لئے بڑی خطرناک ہے۔ اور نہ صرف خطرناک ہے بلکہ ناقابل عمل بھی ہے۔ اور اس لحاظ سے اور بھی خطرناک ہے کیونکہ اس کے تجربہ سے ایک طرف تو ملک کا امن برباد ہو جائے گا۔ اور دوسری طرف تضیع اوقات ہوگی۔ اشتراکیت انسانیت کے وسیع نقطہ نظر سے قطعاً معاشی حل پیش نہیں کرتی وہ زیادہ سے زیادہ موجودہ سرمایہ دارانہ استبداد کا انتہائی قسم کا ردعمل ہے۔ اور ظاہر ہے کہ انتہائی ردعمل صحت مند صورت حال پیدا نہیں کرسکتا۔ ہر ایک نیکی کے مقابلہ میں دو افراط و تفریط کی برائیاں ہوتی ہیں۔ سرمایہ داری ایک کنارہ ہے تو اشتراکیت دوسرا کنارہ متوسط نظام وہی ہے جسکو اسلام پیش کرتا ہے۔ اشتراکیت جس سوفسطائی استدلال سے اپنے نتائج پر پہونچتی ہے۔ اس کے متعلق ہم پھر کبھی لکھیں گے۔ یہاں ہم صرف اتنا عرض کرنا چاہتے ہیں۔ کہ اس میں زیادہ تر دولتمندوں کے خلاف انتقامی جذبہ کار فرما ہے۔ اور غرباء کے سینوں میں جذبات کو ناجائز طور پر بھڑکا کر کام نکالا جا رہا ہے۔ اور اسلام کی آڑ محض ایک آلہ کار کے طور لی جارہی ہے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ جو لوگ اسلام کے نام سے زمینداریا وغیرہ میں اصلاحات کے لئے شور مچاتے ہیں۔ اکثر وہی ہیں جو اسلام کے کسی دوسرے اصول کے پابند نہیں ہیں۔ اگر ان لوگوں کے دل میں واقعی اسلامی جذبہ کام کر رہا ہے۔ تو ان کو چاہیئے کہ پہلے وہ اسلام کے اس حصہ پر عمل کرکے دکھائیں۔ جو حکومت کی دخل اندازی کے بغیر بھی ممکن ہے۔ ہمیں یقین ہے۔ کہ اگر وہ اسلامی اصولوں کے مطابق زکوٰۃ اور صدقات کو منظم کردیں۔ تو جیساکہ ہم نے اوپر کہا ہے۔ ملک کی بہت سی مشکلات حل ہوسکتی ہیں۔

اگرچہ ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ جماعت احمدیہ نے اسلامی زندگی کی جنت حاصل کرلی ہے۔ لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ جہاں تک موجودہ حالات میں ممکن ہے یہ جماعت انفاق کی تنظیم کرنے میں بہت بڑی حد تک کامیاب ہے۔ اگرچہ یہ جماعت ابھی ابتدائی مراحل سے نہیں گذری لیکن اس لحاظ سے اس وقت بھی وہ تمام اسلامی جماعتوں کے لئے نمونہ ہے۔ اگرچہ ہم یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ جماعت نے اپنے اندر معاشی مسئلہ کو اسلامی اصولوں کے مطابق حل کرلیا ہے۔ مگر اس میں بھی کوئی شبہ نہیں ہے کہ اس نے اس عظیم الشان عمارت کی بنیاد ضرور رکھ دی ہے۔ یہ کچھ خودستائی کے لئے ہم نہیں کہہ رہے۔ ہمارا مطلب یہاں صرف اس قدر بتانا ہے کہ اگر اسلام کے دوسرے فرقے بھی اپنی اپنی جگہ اس قسم کی تنظیم کرلیں تو بہت جلد مسلمانوں کا معاشی مسئلہ حل ہوسکتا ہے۔ بے شک ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ احمدیوں میں کوئی شخص غریب نہیں ہے لیکن ہم یہ ضرور کہہ سکتے ہیں۔ کہ غریب اور دولتمند احمدی دونوں قومی کاموں کے لئے دوسرے لوگوں سے بہت بڑھ چڑھ کر مالی قربانی کرنے کے اہل ہوگئے ہیں:

امراء جماعت ہائے احمدیہ کی خدمت میں گزارش

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ لجنہ اماء اللہ کے قیام کی بارہا اہمیت فرما چکے ہیں۔ باوجود اس کے ابھی تک احمدی مستورات نے اس کی اہمیت و ضرورت کو نہیں سمجھا۔ آپ کی خدمت میں گزارش ہے کہ آپ اپنے مقام کی احمدی مستورات کو جمع کرکے ان پر لجنہ کے قیام کی اہمیت واضح کریں۔ اور صدر و سیکرٹری کا انتخاب کرکے لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کو ان کے پتہ و خط و کتابت سے اطلاع دیں۔ اس کے بعد تفصیلی ہدایات براہ راست ان کو بھجوا دی جائیں گی۔ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ آپ کے اس تعاون کی از حد ممنون ہوگی:

جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" (الہام حضرت مسیح موعود)

احمدی مجاہدین کے ذریعہ انگلستان میں اسلام کی روز افزوں ترقی

(۲)

آئندہ سال کیلئے تبلیغی پروگرام۔ رسالہ "دی نالج" کی اشاعت۔ ہمارے عقائد کی برتری کا اعتراف۔ ایک صاحب کا قبول اسلام

(رپورٹ لنڈن مشن بابت ماہ فروری ۱۹۵۰ء)

(از جناب سکرٹری صاحب لنڈن مشن)

بعث بعد الموت کے متعلق فرمایا۔ کہ ہمارے نزدیک اصل مقصود یہی زندگی نہیں۔ بلکہ اصل زندگی اس موت کے بعد ہے۔ انسان روح اور جسم کا مرکب ہے۔ روح باہر سے نہیں آتی۔ بلکہ جسم کے اندر سے ہی ایک خاص درجہ پر پہنچ کر ظاہر ہو جاتی ہے۔ موت کے بعد جبکہ روح اور جسم جدا ہو جاتے ہیں۔ روح زندہ رہتی ہے۔ اور جسم فنا ہو جاتا ہے۔ پھر یہ روح بھی ترقی کرنا شروع کرتی ہے حتیٰ کہ اس درجہ پر پہنچتی ہے۔ کہ اس میں ایک نئی روح پیدا ہو جاتی ہے۔ اور پہلی روح بطور جسم کے ہو جاتی ہے۔ نیز بتلایا کہ ہمارے اعمال کی جزا اور سزا ہمیں وہاں ملے گی۔ لیکن سزا دائمی نہ ہوگی۔ بلکہ ایک وقت آئے گا۔ جبکہ تمام لوگ سزا بھگت کر اور روحانی بیماریوں سے دھل کر جنت میں چلے جائیں گے۔ چونکہ تقریباً پون گھنٹہ تقریر ہوتی رہی۔ اس لئے امام صاحب نے تقریر کو ختم کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ یہاں پر اتنا وقت بھی تقریر کرنا زیادہ ہے۔ جبکہ پاکستان میں ہمارے بھائی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تقریر چھ چھ سات سات گھنٹہ متواتر تسلی سے بیٹھے سنتے رہتے ہیں۔

دوران بحث میں سامعین میں سے ایک نے کہا۔ کہ ارواح کے ذریعہ ہم اعلیٰ پیغامات حاصل کرتے ہیں۔ اور یہ اعلیٰ پیغامات کتب اور شریعتوں کی طرح ہی ہوتے ہیں۔ جس کا جواب دیتے ہوئے امام صاحب نے فرمایا۔ کہ اگر یہ پیغامات شریعت کی مانند ہی ہیں۔ تو اسلام کے اس چیلنج کو قبول کرو جو تقریباً چودہ سو سال سے دیا گیا ہے۔ کہ قرآن مجید کی مثل کوئی نہیں بنا سکے گا۔ مثل کیا دس آیات کی مثل ہی لاکر دکھلاؤ۔ اگر ارواح بھی ویسے ہی اعلیٰ پیغامات اور تعلیم بتلا سکتی ہیں تو پھر کیا وجہ ہے کوئی ایسی کتاب نازل نہیں کرتیں۔ جو کہ بہتری کا دعویٰ کریں۔

استقبال:۔ ۱۰ فروری کو پیر معین الدین صاحب واقف زندگی پاکستان سے تشریف لائے۔ آپ کے استقبال کے لئے امام صاحب بمعہ رفقاء گئے ہوئے تھے۔ دو دن بعد ۱۲ فروری کو جبکہ ہماری پبلک میٹنگ کا انعقاد تھا۔ آپ کے اعزاز میں استقبالیہ ایڈریس محمد عبد اللہ صاحب نے جماعت احمدیہ انگلستان کی طرف سے پیش کیا۔ جس میں آپ نے بتلایا۔ کہ لنڈن میں اور بھی طلباء آتے ہیں۔ مگر پیر صاحب کی آمد کسی دنیاوی غرض کی خاطر نہیں۔ بلکہ آپ کا مقصد خدمت اسلام ہے۔ یہاں پر آپ Cosmetics کا علم حاصل کریں گے۔ اور پھر واپس پاکستان جاکر سلسلہ کی مالی حالت کو مضبوط کرنے میں ممد ثابت ہوں گے۔ انشاء اللہ۔ اس کے بعد پیر صاحب نے جواب دیتے ہوئے فرمایا۔ کہ وہ کوئی مبلغ تو نہیں ہیں۔ مگر ان کا مقصود تبلیغ اسلام ہی ہے۔ کیونکہ ان کا تعلق فضل عمر انسٹیٹیوٹ سے ہے۔ جس کا مقصد صنعت کو ترقی دینا ہے۔ اور اس طرح جماعت کے تبلیغی فنڈ کو مضبوط کرنا ہے۔

میٹنگ ایڈوائزری کمیٹی:۔ ایڈوائزری کمیٹی کا اجلاس ۱۸ فروری کو منعقد کیا گیا۔ جس میں نئے سال کے لئے پروگرام تجویز کیا جانا تھا۔ پہلے سکرٹری تبلیغ عبد العزیز ڈین صاحب نے تجاویز پیش کیں۔ اور ان پر غور کیا گیا۔ آئندہ سال کے لئے پبلک جلسوں کے ایام مقرر کئے گئے۔ اور مقرر اصحاب کی تعیین کی گئی۔ اور ان کے مضامین جن پر انہوں نے تقریر کرنی تھی منتخب کئے گئے۔ نیز مختلف سوسائٹیوں میں تقاریر۔ اشتہارات کی تقسیم۔ ہائیڈ پارک میں تقاریر۔ احمدیہ طلباء کے ذریعہ تبلیغ۔ لائبریریوں میں کتب اسلام رکھ کر تبلیغ وغیرہ مختلف تجاویز پاس کی گئیں۔ اس کے بعد چودھری عبد الرحمن صاحب نے آمد متوقع اور اخراجات کا اندازہ بتلایا اور مزید غور و فکر کرنے کے لئے کمیٹی مقرر کی گئی۔ جس کے ذمہ ذرائع آمد سوچنے کا کام ہے۔ نیز ڈاکٹر محمد رمضان صاحب آڈیٹر نے اپنی رپورٹ پیش کی۔

تعلیم و تربیت:۔ ماہ فروری میں مسٹر عارف نعیم (سائپرس) قرآن مجید کا انگریزی ترجمہ پڑھتے رہے۔ اس کے علاوہ بچوں کو ہفتہ میں دو دن صبح دس بجے سے بارہ بجے تک پڑھایا جاتا رہا۔ اور انہیں یسرنا القرآن اور نماز کے سبق دیئے جاتے رہے۔

دی نالج:۔ ماہ فروری میں بھی "دی نالج" رسالہ شائع کیا گیا۔ اور اس طرح تمام احمدیوں اور خصوصاً نئے احمدیوں کو دینی امور سے واقفیت بہم پہنچائی گئی اور اسلام کی تعلیم سے انہیں آگاہ کیا گیا۔

ریورنڈ بارکر منسٹر بیپٹسٹ چرچ ساؤتھ فیلڈز نے امام صاحب کو چائے پر مدعو کیا۔ اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے امام صاحب نے ان سے تقاریر کا پروگرام طے کیا۔ پادری صاحب کی دو تقریریں مسجد میں اور امام صاحب کی ایک تقریر گرجا میں تجویز کی گئیں۔

لجنہ اماء اللہ:۔ لجنہ اماء اللہ کا ماہانہ اجلاس مورخہ ۱۷ فروری کو منعقد کیا گیا۔ بعض غیر مسلم خواتین کی درخواست پر کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیثیت از روئے قرآن مجید بیان کی جائے۔ بیگم چودھری مشتاق احمد صاحب باجوہ پریذیڈنٹ لجنہ اماء اللہ نے امام صاحب سے اس موضوع پر تقریر کرنے کے لئے کہا۔ جسے آپ نے قبول فرمایا۔ اور اسی موضوع پر تقریر کی۔ قرآن مجید کی رو سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیثیت بتلانے کے علاوہ بائبل کی رو سے بھی آپ کی حیثیت کا ذکر کیا۔ اور بتلایا کہ قرآن مجید کے پیش کردہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام انجیل کے یسوع سے بدرجہا بہتر ہیں۔ بلکہ انجیل کی رو سے تو ایک معمولی نیک انسان ثابت کرنا بھی مشکل ہے۔ قرآن مجید ہی ہے۔ جس کی وجہ سے مسلمانوں کے دل میں آپ کی عظمت و شان قائم ہے۔ ورنہ جس طور پر انجیل نے آپ کو پیش کیا ہے۔ اس کے لحاظ سے تو عظمت قائم ہو ہی نہیں سکتی تھی۔ تقریر کے بعد ڈسکشن ہوتی رہی۔ پھر آئندہ میٹنگ کے لئے ۱۹ مارچ کا دن مقرر کیا گیا۔ جبکہ مس جنٹ ویلز تقریر فرمائیں گی۔

عقائد احمدیت کی برتری کا اعتراف انگلستان کے پریس میں

(۱) "دی لنڈن سپرچولسٹ" رسالہ نے ماہ فروری کی اشاعت میں صفحہ ۲۹ پر امام صاحب کی تقریر جو کہ آپ نے ومبلڈن سپرچولسٹ چرچ میں کی تھی۔ شائع کی ترجمہ حسب ذیل ہے:۔

"ایک دلچسپ میٹنگ"

"سپرچولسٹ چرچ کی مجلس تحقیق کی ایک حال کی میٹنگ میں امام مسجد لنڈن نے "کیا حضرت عیسیٰ صلیب پر فوت ہوئے" پر تقریر کی۔ مقرر اور مسجد سے آتے ہوئے دوسرے احباب نے بہت جلد ہی اپنے بائبل کے علم کا ذکر جا لیا۔ در حقیقت شاذ ہی کسی مقرر نے بائبل کی تاریخ اور استدلال کا ایسی عمدگی سے ذکر کیا ہے۔ عہد جدید کے مختلف تراجم کی تشریح کرنے کے بعد اور مختلف واقعات جو کہ واقعہ صلیب سے متعلق تھے۔ کا موازنہ کرتے ہوئے مقرر نے اسلامی عقیدہ کی بھی تشریح کی۔ یعنی بتلایا۔ کہ (حضرت) مسیح جب صلیب سے اتارے گئے۔ تو مردہ نہ تھے بلکہ بیہوشی کی حالت میں یوسف آف ارمیتھیا نے آپ کو اٹھایا۔ اور بعد میں پھر آپ ہوش میں آئے۔ اور یہ کہ بعد میں حواریوں پر آپ کا ظہور جسمانی طور پر ہوا۔ انہیں اپنے کام کو جاری رکھنے کی ہدایات دے کر آپ گمشدہ قبائل کی تلاش میں جدا ہو گئے۔ آخر کار آپ کشمیر پہنچے۔ جہاں کہ ۱۲۰ سال کی عمر پا کر آپ نے طبعی وفات پائی۔ اور وہاں مدفون ہوئے۔ جسے کہ مسلمان حضرت عیسیٰ کا مقبرہ کہتے ہیں۔

آپ کی تقریر کے دوران میں یہ بات ظاہر تھی۔ کہ آپ نے تمام ان واقعات کا ثبوت بائیبل کے حوالجات سے بہم پہنچایا۔ جس کی وجہ سے حاضرین پر حیرانگی کا عالم طاری تھا۔ اس کے بعد جب میٹنگ میں ڈسکشن کے لئے اجازت دی گئی۔ تو نہایت عمدہ بحث ہوئی۔

بالآخر پریذیڈنٹ مسٹر بلیک مین نے امام صاحب اور آپ کے رفقاء کا اس تعاون کی وجہ سے نہایت گرمجوشی سے شکریہ ادا کیا۔ مجلس تحقیق کے لیڈر نے امام مسجد سے درخواست کی۔ کہ آئندہ اپنے مذہب پر بھی یہاں آکر تقریر فرماویں۔ جسے آپ نے منظور کر لیا۔ اور اب اس کا انتظام جاری ہے۔ اس کے بعد امام مسجد لنڈن نے میٹنگ کا اختتام دعا کے ساتھ کیا۔ جسے پہلے اپنی زبان میں پڑھا۔ پھر اس کا ترجمہ انگریزی میں کیا۔ اس میٹنگ نے باوجود دو مذاہب کے پیروؤں کے درمیان مختلف نظریات کے حاضرین کو ایک نہایت عمدہ موقعہ بہم پہنچایا۔ کہ جس سے وہ ایک دوسرے کے نظریات کو سمجھ سکیں۔"

(۲) Psychic News اخبار ۲۵ فروری کی اشاعت میں لکھتا ہے۔ جس کا ترجمہ ذیل میں دیا جاتا ہے۔

"سپرچولزم مسجد میں"

"ومبلڈن سپرچولسٹ چرچ کی میٹنگ کے نتیجہ میں جہاں کہ امام مسجد لنڈن نے تقریر کی تھی۔ اس چرچ کے ایک مقرر کو مسجد میں سپرچولزم پر تقریر کرنے کے لئے مدعو کیا گیا۔ چنانچہ گذشتہ ہفتہ چالیس سے پچاس تک حاضرین کے سامنے یہ تقریر ہوئی۔ مقرر نے اپنی تقریر کو مذہب تک محدود کرتے ہوئے سپرچولزم کے سات اصول بیان کئے۔ اور کہا کہ ان میں سے اکثر مسلمانوں کے نزدیک مسلم ہیں۔

بعد ازاں مقرر نے ان نظریات کو جو دونوں مذاہب کے درمیان ما بہ النزاع تھے۔ بیان کیا۔ خصوصاً "ارواح سے تعلق" اور اس کے فوائد بیان کئے۔ اس نے بتلایا کہ سپرچولسٹ کسی کو نجات دہندہ نہیں قرار دیتے۔ بلکہ ذاتی ذمہ داری اور دائمی ترقی میں یقین رکھتے ہیں۔

اہم اعتراضات جو سپرچولزم پر کئے جاتے ہیں۔ ان کا بیان کرتے ہوئے مقرر نے کہا۔ کہ سپرچولسٹ انبیاء کو میڈیمز سمجھتے ہیں۔ لیکن درجہ کے لحاظ سے اعلیٰ۔ یہ مسلمانوں کا سب سے بڑا اعتراض ثابت ہوا۔ اور مقرر نے اسکی وضاحت کی۔ اور بتلایا کہ اگرچہ میڈیمز انبیاء کی طرح اعلیٰ درجہ پر نہیں ہوتے۔ مگر تاہم وہ الٰہی صفات اور خوبیوں کا اظہار کرتے ہیں۔ تب اس نے اس تنقید کا جواب دیتے ہوئے کہ عام پیغامات روزمرہ کی زندگی کے متعلق ہی میڈیمز حاصل کرتے ہیں کہا کہ یہی تو ہمارے دوستوں (مردہ ارواح) کی ہستی کا ثبوت ہے۔

کسی حد تک مفتریوں کا سوال بھی زیر بحث لاتے ہوئے مقرر نے کہا۔ کہ صرف سپرچولزم ہی ایسا مذہب ہے۔ جو جھوٹے انبیاء کی حقیقت کا اظہار کرتا ہے۔ مزید تنقید مثلاً دیوانگی کا الزام وغیرہ بھی زیر بحث لائی گئی۔ بالآخر اس حقیقت کی پرزور حمایت کی گئی۔ کہ سپرچولزم نے مختلف مذاہب کے اعمال اور تعلیم پر مہر تصدیق ثبت کی ہے۔ تقریر کے اختتام پر امام مسجد لنڈن سے ان باتوں کے جوابات دینے کے لئے عرض کیا گیا۔ جو کہ آپ نے دیئے۔

آپ کا بڑا اعتراض یہ تھا۔ کہ اگرچہ ہم تعلق ارواح کو ممکن سمجھتے ہیں۔ لیکن اسے مذہب کا روح رواں نہیں سمجھتے۔ نیز آپ نے پرزور سپرچولزم کے اس قول کی تردید کی۔ کہ انبیاء میڈیمز کی طرح ہیں۔ اسلام کی رو سے انبیاءؑ اللہ تعالیٰ کے کلام کے حاصل کرنے والے ہوتے ہیں۔ اس سے کم کچھ نہیں۔ نیز یہ کہ تمام انبیاء معصوم تھے۔

امام صاحب کے جواب کے اختتام پر صاحب صدر نے پہلے مقرر سے امام صاحب کی تقریر پر تنقید کرنے کے لئے عرض کی جو کہ پہلے مقرر نے فوراً قبول کی اور مزید شہادت اپنے بیان کی تائید میں پیش کی۔

اس کے بعد پھر امام صاحب نے نئے پیدا شدہ سوالات کا جواب دیا۔ اس کے بعد صاحب صدر نے تمام حاضرین کو سوالات کا موقع دیا۔ مسلمان اور سپرچولسٹ جو کہ امام صاحب کی دعوت پہ حاضر تھے۔ دونوں نے سوالات دونوں مقرروں سے باری باری کئے۔ ایک ڈاکٹر نے سپرچولسٹ مقرر سے "علاج" کے بارے میں اور دوسرے نے امام صاحب سے sex کی دو لڑکیوں کے بارے میں سوال کئے۔

بالآخر صاحب صدر نے میٹنگ کی کارروائی ختم کی۔ تین گھنٹہ تک میٹنگ جاری رہی۔ اور تمام حاضرین کی چائے سے تواضع کی گئی۔

(۳) اسی طرح "The friend" رسالہ نے جو کہ Quakers کا ہفتہ وار رسالہ ہے۔ اپنے ۲۴ر فروری کے شائع شدہ رسالہ میں چودھری مشتاق احمدؐ صاحب باجوہ امام مسجد لنڈن کی ۵ر فروری کی تقریر کا ذکر کیا۔ اور لکھا کہ اسلام ایک زندہ مذہب ہے۔ جو کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق کے ذرائع کا علم دیتا ہے۔ اور تمام گذشتہ انبیاءؑ پر ایمان لانا ضروری قرار دیتا ہے۔

بیعت

ماہ فروری میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسٹر ایل۔ اے بنڈک مسٹر ایل۔ اے بنڈک (Mr L.A. Bundock) فارم بیعت پر کر کے جماعت احمدیہ میں داخل ہوئے۔ آپ کا اسلامی نام لطیف احمدؐ رکھا گیا ہے۔ اس وقت آپ بحری جہاز میں ریڈیو افسر ہیں۔ گذشتہ دو سال سے آپ کا مسجد سے تعلق ہے۔ اس اثناء میں آپ نے سلسلہ کے لٹریچر کا مطالعہ کیا۔ نیز وقتاً فوقتاً زبانی تبادلہ خیالات بھی کرتے رہے۔ اور خط و کتابت کے ذریعہ بھی اپنے سوالات کے جوابات حاصل کر کے اسلام کی واقفیت حاصل کرتے رہے۔ آخر اللہ تعالیٰ نے آپ کو سچائی قبول کرنے کی توفیق دی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کو استقامت عطا فرمادے۔ اور احمدیت کا سچا نمونہ ظاہر کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔

درخواستہائے دعاء

(۱) صغریٰ بیگم زوجہ شیخ بشیر احمدؐ صاحب مدت سے بیمار چلی آتی ہیں۔ اب چند دنوں سے تکلیف بہت بڑھ گئی ہے۔ دعا کے لئے درخواست ہے۔ خاکسار بشیر احمدؐ اوکاڑہ (۲) میرے چھوٹے بھائی ضیاء الحسن کا امتحان ایف۔ ایس سی سیکنڈ ایر ۲۶ر اپریل سے شروع ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔ آمین۔ خاکسار محمود احمدؐ دواخانہ دار الشفا خانیوال۔ (۳) خاکسار کے والد صاحب اور بھائی تقریباً ایک ہفتہ سے بعارضہ ملیریا بخار بیمار ہیں۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ برائے مہربانی ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار محمدؐ صدیق امرتسری مبلغ سیرالیون مغربی افریقہ۔

قطوبیٰ للغرباء

(از مکرم شیخ عبدالماجد صاحب طہران)

۲۵ر فروری ۵۰ء کے الفضل میں مندرجہ بالا عنوان کے ماتحت ایک لیڈر چھپا ہے۔ میں چاہتا ہوں۔ کہ اسکی مزید تشریح کر کے سادے الفاظ میں حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے کلمات طیبات کے عشاق احمدی نوجوانوں کو خدمت اسلام کے لئے زندگی وقف کر کے غریب الوطنی اختیار کرنے کی طرف تشویق و تحریص دلاؤں۔ تا اس نکتہ کو سمجھ کر آسانی سے طیبین میں داخل ہو سکیں۔

جب ابتداء میں ہی بانیٔ اسلام اور یکمشت پیروان سابقون الاولون کو اسلام کی خاطر اپنے مرکز کو خالی کر کے در بدر ہونا پڑا۔ اور پھر مدینہ میں مرکز بنا کر دوبارہ کس مپرسی اور نئے مشکل حالات میں جب عرب کے قبائل باہر سے اور مدینہ کے یہود اندر سے ان اسلام کے پردیسیوں کو مٹانے پر تلے ہوئے تھے۔ اور حملے پر حملے کرتے تھے۔ غریب الوطنوں نے اسلام کی اشاعت کا کام کیا۔ تو سابقون الاولون میں لکھے گئے۔

حدیث کے الفاظ یوں ہیں۔ بدء الاسلام غریبًا وسیعود غریبًا فطوبیٰ للغرباء۔ اسلام کی ابتداء اور اولی عروج کی بنیادی اینٹ ہی اس کے غریب الوطن ہو جانے میں قرار پائی۔ کچھ غریب الوطن حبشہ گئے۔ کچھ حجر۔ کچھ یمامہ اور کچھ مدینہ۔ جو دنیا میں اسلام کی ابتداء کرنے کا موجب ہو گئے۔ اور ان کی غریب الوطنی کی وجہ سے اسلام کی داغ بیل پڑ گئی۔ اور آئندہ بھی ایک زمانہ میں اس کا محکم و متقن عروج جو مقدر ہے۔ وہ بھی اسلام کے شیدائیوں کی غریب الوطنی سے ہوگا۔ جو محض اسلام کی خاطر غریب الوطن ہوں گے۔ اور وہ اپنی اس غریب الوطنی کو خوشی سے پسند کرتے ہوں گے۔ بلکہ یہ غریب الوطنی اسلام کی خاطر ان کی مرغوب و محبوب طبع ہو گی (نہ بیچارگی اور آہیں بھرنے کی زندگی یا نالے بلکہ مر گئے کہنے والے) پس ایسے اسلام کے پتلوں اور سراپا عشق کو ہمارے پیارے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس وقت بھی بشارت و مبارکباد دی۔ اور اس زمانہ میں بھی جبکہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مہدی موعود کے ذریعہ دوبارہ اسلام کی ابتداء ہو گی۔ اور سچے اسلام کی بنیادی اینٹیں دنیا کے ہر حصہ میں رکھی جائینگی ایسے لوگوں کو جو اسلام کی خاطر تن من دھن نثار کر کے اسکی اشاعت کے لئے مہاجر اور غریب الوطن ہو جائیں۔ اور عہد بیعت کو پورا کر دیں۔ طوبیٰ للغرباء کی بشارت دی گئی ہے۔ پس ہم احمدی قوم کو چند دقیقہ علیحدگی میں بیٹھ کر فکر کرنی چاہیئے۔ کہ ہم نے احمدیت کو کس لئے اختیار کیا۔ اور قبول کر کے کیا لیا۔ یہ تو اندر سے جلدی جواب مل جائے گا۔ کہ تا کہ ہم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نقش قدم پر چل کر خدا کے پیارے بندے بن جائیں۔ اور اس پیار کی علامتیں نہ صرف خود اپنی زندگی اپنی ذات و وجود میں دیکھیں بلکہ دوسرے بھی ان برکات کے شاہد ہوں۔ نہ یہ کہ خود ہی خیال کر لیں۔ کہ ہاں وہ پھل ہمیں لگ گئے ہیں۔ کیونکہ بعض دفعہ ایسا وہم بھی ہو جاتا ہے۔ اور حقیقت نہیں ہوتی۔ لیکن اس وہم کا علاج متواتر تجربہ کر دیتا ہے۔ کہ وہ برکات اسلامی امتیاز کے طور پر دوسروں پر بطور تحدی پیش ہو کر بارہا ثابت ہو جائیں۔ الغرض اس ثمرہ اور اس نتیجہ کو ان اوقات میں جب اسلام کی ابتداء پڑ رہی ہو۔ ہمارے پیارے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے امتیاز کے ساتھ اسلام کی راہ میں غریب الوطنی اختیار کرنے والوں کے ساتھ مخصوص کر دیا ہے۔ اس حقیقت کے آشکار ہو جانے کے بعد ہمیں سوچنا چاہیئے۔ کہ کیا ہمیں اپنے گھروں میں بیٹھ کر اس بات کی انتظار کرنی چاہیئے۔ کہ خدا ہمارے لئے اپنے اس قانون کو بدل دے۔ اور جس راہ پر ہمارے پیارے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم چل کر سابقون الاولون بنے وہ ہمیں وہ راہ نہ چلنی پڑے۔ یا کاش ہم بادوں فی الاعراب ہوں۔ اور جہاد کے بگل کی آواز ہمارے کان میں نہ پڑے۔ اور دور سے خیالی پلاؤ پکا کر ہی سیر ہو جائیں۔ نہ بلکہ ہمیں ثواب و عقاب کے خیال سے بالاتر ہو کر عشق کے رنگ میں حضرت مالک رضی اللہ عنہ کا نمونہ اختیار کرنا چاہیئے۔ تا کہ خدائی کتب میں ہمارے ساتھ بھی منہم من قضیٰ نحبہٗ آجائے۔ پھر توکل اور دین کامل ہونے کی صورت میں یجد فی الارض مراغمًا وسعۃ کی بھی بشارت ہے۔ پس اے بھائیو! یہ درجہ تیرہ سو سال کے بعد طوبیٰ للغرباء کا کھلا ہے۔ تمہارے داخل ہونے سے پہلے ہی بند نہ ہو جائے۔ کیونکہ قبل الفتح کا زمانہ بہت تھوڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب احمدیوں کو کسی نہ کسی رنگ میں اس میں داخل ہو جانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ھر ذی استطاعت احمدی کا فرض ھے۔ کہ الفضل خود خرید کر پڑھے۔

تحریک جدید مومنوں کے جذبۂ ایثار اور جوش عمل کی ایک زندہ مثال ہے

فرمایا:- "تحریک جدید کو شروع ہوئے پندرہ سال ہو چکے ہیں۔ اب یہ سولہواں سال شروع ہو رہا ہے جس جوش اور جس جذبہ اور جس ایثار کے ساتھ جماعت کے دوستوں نے پہلے سال کے اعلان کو قبول کیا تھا اور جس کم مائیگی اور کمزوری کے ساتھ ہم نے یہ کام شروع کیا تھا وہ دونوں باتیں ایمان کی تاریخ میں ایک اہم حیثیت رکھتی ہیں۔ وہ جذبہ۔ جوش اور ایثار بھی جس کے ساتھ اس کام کو شروع کیا گیا تھا۔ غیر معمولی اور مومنوں کی شاندار روایات کے مطابق تھا اور بے بسی اور کم مائیگی جس کے ساتھ ہم نے یہ کام شروع کیا تھا وہ بھی مومنوں کی تاریخ میں ایک زندہ مثال تھی۔ یعنی تھی تو وہ بے بسی۔ تھی تو وہ بے کسی تھی تو وہ کم مائیگی۔ لیکن وہ اس بات کی شہادت دے رہی تھی کہ مومن ایسے ہی حالات سے گذرا کرتے ہیں وہ اس بات کی شہادت دے رہی تھی کہ گذشتہ انبیاء کی جماعتوں کو ایسی مشکلات سے ہی دوچار ہونا پڑا ہے۔ پس وہ بے بسی۔ بے کسی اور بے مائیگی بھی مومنوں کی جماعت سے ہماری جماعت کو ملاتی تھی۔ اور وہ جوش اور وہ جذبہ اور ایثار جو جماعت نے دکھایا وہ بھی ہمیں مومنوں کی جماعت سے ملاتا تھا۔ گویا ۱۹۳۴ء کا نومبر ایک نشان تھا سلسلہ احمدیہ کے مخالفوں کے لئے وہ ایک دلیل اور برہان تھا۔ سوچنے اور غور کرنے والوں کیلئے کہ یہ جماعت خدا تعالےٰ کی طرف سے ہے اور ان ہی قدموں پر چل رہی ہے جن پر گذشتہ انبیاء کی جماعتیں چلتی آئی ہیں۔"

تحریک جدید کی پانچ ہزاری فوج مومنوں کے جذبہ اور ایثار عمل کی ایک زندہ مثال ہے۔ جو انہوں نے اللہ تعالےٰ کی راہ میں پندرہ سال شاندار قربانیاں کر کے قائم کی ہے اور اب سولہواں سال جا رہا ہے۔ ۳۱ مارچ تک ایک معتدبہ حصہ مومنوں کا سولہویں سال کے وعدے سو فیصدی پورے کر چکا ہے اور ان کے نام سیدنا حضرت اقدس کے حضور دعا کیلئے پیش ہو چکے ہیں جنہیں جلد سے جلد شائع کیا جائے گا۔ انشاء اللہ۔

مگر بہت سے احباب نے اپنے وعدوں کو ۳۱ مارچ تک پورا کرنے کی کوشش تو کی ہے۔ لیکن کامیاب نہیں ہو سکے۔ انہیں اپنی کوششوں کی دوڑ کو ڈھیلا نہیں کرنا چاہیئے۔ اس لئے کہ سابقون الاولون میں آنے کے لئے آخری تاریخ **۳۱ مئی** ہے۔ ہر وہ تحریک جدید کا مجاہد جو اس جہاد میں شامل ہے اسے کوشش کرنا چاہیئے کہ اس کا وعدہ اول تو اس ماہ اپریل کے آخر تک ہی پورا ہو جائے۔ ورنہ سابقون الاولون کی آخری میعاد ۳۱ مئی سے آگے نہ بڑھے۔ اللہ تعالےٰ توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وکیل المال تحریک جدید ربوہ

نام وعدہ کنندگان برائے تعمیر مسجد ربوہ

نام	مقام	ضلع	رقم
شیخ اللہ بخش صاحب۔	کوٹ مومن	ضلع سرگودھا	۵-۰-۰
شیخ دولت محمد صاحب۔	"	"	۵-۰-۰
میاں رشید احمد صاحب گوندل	"	"	۶-۰-۰
جمال الدین صاحب	"	"	۲-۰-۰
محمد خالد ولد حافظ نور الٰہی صاحب	"	"	۲-۰-۰
عنایت اللہ صاحب " ۔	"	"	۵-۰-۰
ماسٹر محمد عبد اللہ صاحب۔	"	"	۵-۰-۰
شریف احمد صاحب ولد قادر بخش صاحب "		"	۵-۰-۰
شیخ عبد السلام صاحب ولد خدا بخش صاحب "		"	۳-۰-۰
میاں احمد گل صاحب	جماعت آبادان	ایران	۲۰-۰-۰
عبد الغنی صاحب	"	"	۱۰-۰-۰
مسعود احمد صاحب ہاشمی	"	"	۱۰-۰-۰
محمد شریف احمد صاحب۔	"	"	۱۰-۰-۰
عبد المجید احمد صاحب	"	"	۱۰-۰-۰
غلام قادر صاحب۔	"	"	۱۰-۰-۰
شیخ خادم حسین صاحب۔	"	"	۱۰-۰-۰

ناظر بیت المال ربوہ

قادیان میں شادی کی تقریب

(از مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔اے درویش دیار حبیب قادیان)

احمدیت کی ہجرت بیسیوں اسرار و فوائد کی حامل ہے جو مرور زمانہ سے خود بخود ظاہر ہوتے جائیں گے۔ میں احباب کرام کو ۱۶ نومبر ۱۹۴۷ء کی طرف لے جانا چاہتا ہوں۔ اس روز قادیان سے آخری قافلہ روانہ ہوا تھا جس سے جماعت احمدیہ کی ہجرت پایۂ تکمیل کو پہنچی۔ اس میں بزرگان سلسلہ میں سے مولینا مولوی جلال الدین صاحب شمس امیر جماعت قادیان۔ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب۔ میاں عطاء اللہ صاحب وکیل امرتسر اور مرزا عبد الحق صاحب وکیل و امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع گورداسپور نیز بقیہ نونہالان خاندان نبوت نے بھی روانہ ہونا تھا روانگی کے منظر کا نقشہ کھینچنا کسی کے بس کی بات نہیں۔ ہجرت کرنے والوں کے جذبات اس لئے متلاطم تھے کہ وہ عرصۂ دراز تک قادیان کی پیاری بستی سے محروم رہیں گے۔ چنانچہ مولینا شمس صاحب نے قادیان کی بستی کو مخاطب کر کے کہا۔ کہ تو ہمیں بہت عزیز ہے لیکن ہم کیا کریں کہ ہمیں تیرے چھوڑنے پر مجبور کیا جا رہا ہے۔

۱۹۴۷ء میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے درویشوں کو روزہ تہجد اور پناہ گزینوں سے حسن سلوک پر توجہ مرکوز کرنے کا ارشاد ہوا۔ جلسہ سالانہ ۱۹۴۸ء پر ارشاد ہوا کہ مبلغین یو۔پی کے علاقہ میں بھیجے جائیں۔ نیز جماعتہائے ہندوستان کی تنظیم کی جائے۔ گذشتہ سال حالات کافی حد تک سازگار ہونے کی وجہ سے دوست دفتری کاروبار وغیرہ کے سلسلہ میں بٹالہ۔ گورداسپور۔ امرتسر۔ دھاریوال اور جالندھر جانے لگے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے یہ بھی ارشاد فرمایا۔ کہ بحالت موجودہ غیر شادی شدہ درویش ہندوستان میں شادیاں کریں۔ اس طرح بچوں سے قادیان کی احمدی آبادی بھی بھڑ ھنے لگے گی۔ مرکز قادیان میں احمدی ہمیشہ ہی زیارت کے لئے آیا کرتے تھے۔ لیکن فسادات ۱۹۴۷ء سے یہ سلسلہ بند ہو چکا تھا نظارت امور عامہ اور مختلف جماعتوں کی خط و کتابت پر حکومت نے اطلاع دی کہ حالات اعتدال پر ہیں اور کسی مسلمان کیلئے سفر کرنے میں خطرہ نہیں۔ اور احمدی اپنے مقدس مرکز کی زیارت کیلئے آ سکتے ہیں۔ چنانچہ بنیز اس کو رٹ کے بعض خاندان زیارت کیلئے گذشتہ ماہ آئے۔

فسادات ۱۹۴۷ء کے بعد سب سے پہلا نکاح جو قادیان پڑھا گیا خاکسار کے بھائی ملک حشمت اللہ صاحب (پاکستانی) کا تھا جو ۱۱ مارچ ۱۹۴۹ء کو بعد نماز عشاء مسجد مبارک میں پڑھا گیا تھا۔ ہندوستانی احمدیوں کا پہلا نکاح جو قادیان میں ہوا وہ سید ارشد علی صاحب لکھنوی کے عزیزوں کا تھا۔ جو جلسہ سالانہ ۱۹۴۹ء پر پڑھا گیا۔ اب ان خاندانوں کے آنے سے اللہ تعالےٰ نے یہ سامان کر دیا کہ مولوی عبد القادر صاحب دہلوی فاضل صدر عمومی و صدر حلقہ ناصر آباد (پسر حکیم عبد الرحیم صاحب دہلوی) کا رشتہ پیر بشیر احمد صاحب درویش (سابق سکنہ ڈیرہ دون) کی ہمشیرہ نور جہاں بیگم صاحبہ سے قرار پایا۔ پیر صاحب مولوی صاحب موصوف کی دوسری والدہ مرحومہ کے سگے بھائی بھی ہیں۔ مسجد اقصےٰ میں ۱۰ بجے کو بعد نماز جمعہ جبکہ لاؤڈ سپیکر کا انتظام بھی تھا اور مسجد کے جنوبی حصہ میں مستورات بھی قناتوں کے پردہ میں شامل تھیں۔

مکرم و محترم امیر صاحب مقامی نے پانصد روپیہ مہر پر اس نکاح کا اعلان کیا اور خطبہ میں فرمایا کہ ایک کافر بھی کھیتی باڑی اور تجارت وغیرہ کرتا ہے اور ایک مومن بھی۔ دونوں کے کاموں میں فرق مطمح نظر اور مقصد کا ہوتا ہے ایک کافر بھی شادی کرتا ہے اس کا مقصد اپنی خواہشات کو پورا کرنا یا مال و دولت حاصل کرنا ہوتا ہے۔ لیکن ایک مومن بھی شادی کرتا ہے۔ جس سے اس کا مقصد محض رضائے الٰہی کا حصول ہوتا ہے۔ گو بعض دیگر فوائد بھی حاصل ہو جاتے ہیں۔ ہم درویشوں کا قادیان میں قیام اور سب افعال رضائے الٰہی کی خاطر ہیں۔ مولوی عبد القادر صاحب صدر عمومی ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ اس میں یہ فال بھی ہے کہ اللہ تعالےٰ دوسروں کیلئے بھی شادی کے سامان پیدا کر دیگا راقم عرض کرتا ہے کہ عبد القادر نام بھی نیک فال ہے کہ یہ اللہ تعالےٰ کی قدرت نمائی کا کرشمہ ہے ورنہ ۸ نومبر ۱۹۴۷ء کو کون اس کا تصور بھی کر سکتا تھا۔ بعد دعا دوستوں میں چھوہارے اور مکھانے تقسیم کئے گئے۔

عصر کے بعد تقریب رخصتانہ عمل میں آئی تھی چونکہ دولہا حلقہ ناصر آباد سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور دلہن والے حلقہ مسجد اقصےٰ سے اس لئے ان حلقوں کے دوست اپنے اپنے حلقہ والے کی طرف سے شامل ہوئے اور باقی کے دوست کچھ ایک طرف سے اور کچھ دوسری طرف سے اور مکرم امیر صاحب مقامی اور مکرم بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی لڑکی والوں کی طرف سے

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے درویشوں کی شادیوں کے لئے قریباً پانچ ہزار کی رقم عنایت فرمائی ہے۔ اس موقعہ پر دوستوں نے خوشی کے اظہار کے لئے انفرادی طور پر دولھے کو قریباً اسی ۸۰ روپے پیش کئے۔ برات بعد دعا کوارٹر نمبر ۳ مہمانخانہ سے روانہ ہو کر لڑکی والوں کے ہاں پہونچی۔ جن کی رہائش اس وقت پرانے دفتر تشحیذ الاذہان کے قریب حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس مکان میں ہے۔ جس کے چوبارہ میں زمانہ امن میں صاحبزادہ مولوی عبدالمنان صاحب عمر رہائش رکھتے تھے۔ وہاں پہونچنے پر دونوں بزرگوں نے دولھا کے گلے میں ہار ڈالے۔ یہاں دوستوں کی تواضع پان سے کی گئی۔ مولوی غلام احمد صاحب ارشد فاضل نے اپنے دلربا ترنم ریز لہجہ سے سورۂ یوسف کا پہلا رکوع تلاوت کر کے محظوظ کیا۔ اور پھر مستری محمد حسین صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نظم

نور فرقاں ہے جو سب نوروں سے اجلا نکلا

کا ایک حصہ سنایا۔ اور پھر مکرم امیر صاحب نے حاضرین سمیت دعا فرمائی۔ اور اس طرح تقریب رخصتانہ نہایت سادگی سے عمل فرمائی۔ دولھا کی رہائش کے لئے ... کا چوبارہ تجویز ہوا تھا۔ اگلے روز کوارٹر مذکور میں بعد نماز مغرب پوری سادگی سے پچاس دوستوں کو دعوت ولیمہ پر مدعو کیا گیا۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ اور یہ بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ قادیان کو جلد از جلد پہلے سے بھی بڑھ کر آباد کر دے۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اور بزرگان سلسلہ کی ہمیشہ کے لئے قادیان میں واپسی ہو۔

ملک صلاح الدین درویش دار المسیح قادیان

درخواستہائے دعا

(۱) میرا لڑکا لمبے عرصہ سے بیمار ہے۔ کمزوری دن بدن بڑھ رہی ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار نور عالم اسسٹنٹ چارج مین (ریلوے) ملتان چھاؤنی (۲) خاکسار نے امسال میٹرک کا امتحان دیا ہے۔ احباب کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ افتخار احمد پسر چوہدری احمد جان صاحب کراچی (۳) خاکسار کی والدہ صاحبہ بیمار ہیں اور بہت کمزور ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز خاکسار کے بھائی صاحب نے پٹوار کا امتحان دیا ہے۔ احباب ان کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار فضل کریم اکمل دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ (۴) میرے لڑکے عزیزم منیر احمد کے کان پر کافی عرصہ سے تکلیف ہے۔ جملہ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ ایم۔ اے خورشید از نوک کنڈی (۵) میرے ماموں شیخ عبدالحق صاحب سابق انسپکٹر اشتمال اراضیات و نائب ناظر ضیافت بیمار ہیں۔ ایکسرے سے بائیں پسلی میں پانی اور نمونیہ کا اثر معلوم ہوا ہے۔ کمزوری بہت زیادہ ہے بخار بھی رہتا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ شیخ نصیر احمد کنری سندھ حال چک لالہ چھاؤنی (۶) خاکسار برائے علاج ہسپتال میں داخل ہوا ہے احباب دعائے صحت فرمائیں۔ صوبیدار محمد خان یکجند

معاہدہ دہلی آئندہ خوشگوار تعلقات کا پیش خیمہ ہے

نئی دہلی ۱۳ر اپریل: بھارت کے عوامی لیڈروں نے دہلی کے بین المملکتی معاہدہ کو پاکستان اور بھارت کے آئندہ خوشگوار تعلقات کا پیش خیمہ قرار دیا ہے۔ اور کہا ہے۔ دونوں مملکتوں کے وزراء اعظم نے نزاعی مسائل کے حل کے لئے جو راہ راست قدم اُٹھایا ہے۔ وہ یقیناً دونوں مملکتوں کی خوشحالی اور خیرسگالی کے لئے نیک فال ہے۔ سر محمد عثمان (مدراس) اور دیگر بھارتی زعماء کے بیانات جاری کئے ہیں۔ جس میں معاہدہ دہلی کا پرتپاک خیر مقدم کیا ہے۔ اور اسے دونوں مملکتوں کے آئندہ خوشگوار روابط کا پیش خیمہ قرار دیا ہے۔

بمبئی کی بحری گودیوں میں ہولناک آتشزدگی

بمبئی ۱۳ر اپریل:۔ آج رات ساحل سمند رکے پاس تیل اور رنگ و روغن کے کثیر التعداد پیپوں میں آگ لگ گئی۔ بمبئی میونسپل کارپوریشن کے آگ بجھانے کی تمام مشینری سے کام لیا گیا۔ آگ ۷½ بجے شام لگی۔ اور ہاتا فاتا ادہر ادہر پھیل گئی۔ کپاس کی گانٹھوں کے گودام بھی نذر آتش ہو گئے۔ تفاصیل منتظر ہی ہیں۔ آگ کے شعلے کئی سو فٹ بلند ہو رہے ہیں۔ جس سے بمبئی کا تمام سمندری علاقہ روشن ہو گیا۔ تیل اور رنگ و روغن کے پیپوں میں جو آگ لگی۔ اس کا پاس کی ایک کشتی پر پڑا۔ جس میں کپاس بھری ہوئی تھی۔ یہ تمام کپاس نذر آتش ہو گئی۔ پولیس نے متاثرہ علاقے کے گرد حلقہ باندھ لیا ہے۔

سندھ میں ہیضہ پھوٹ پڑنے کا اندیشہ

کراچی ۱۳ر اپریل: سندھ کے ڈائرکٹر صحت عامہ نے اپنے ایک اعلان میں بتایا ہے۔ کہ موسم گرما شروع ہونے اور مزید مہاجرین کی آمد سے ہیضہ پھوٹ پڑنے کا اندیشہ رونما ہو گیا ہے۔

ڈائرکٹر صحت عامہ نے ہیضہ سے بچنے کے لئے عوام کو مشورہ دیا ہے۔ کہ وہ ہیضے کے ٹیکے لگوائیں۔ پانی جوش دے کر پئیں۔ اور کچے اور گلے سڑے پھل کھانے سے احتراز کریں۔

اُردو سندھی ادبی کانفرنس

سکھر ۱۳ر اپریل:۔ ڈاکٹر عبد الحق سیکرٹری انجمن ترقی اُردو نے آل پاکستان اُردو سندھی ادبی کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے اُردو پاکستان کی قومی زبان کے طور پر فروغ دینے کی ضرورت پر زور دیا۔

چین میں اشتراکی حکومت کی منظم مخالفت

لندن ۱۳ر اپریل:۔ چین کے بعض حصوں میں اشتراکی حکومت کے خلاف طاقتور منظم مخالفت ہو رہی ہے۔ اور شہری آبادی کو بھی حکومت کی مخالفت پر آمادہ کیا جا رہا ہے۔ اس کی تصدیق اشتراکی کمانڈر نے اپنی ایک حالیہ تقریر میں کی جس کا متن ہانگ کانگ میں موصول ہوا ہے۔

جنرل مذکور فوجی اور انتظامی کونسل کے صدر ہیں۔ اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہ صرف مغربی ہنان کوانگ ٹنگ اور کوانگسی میں ۰۰۰،۵۰ ،مسلح چھاپہ مار اور کومنگ ٹانگ کے ایجنٹ موجود ہیں۔ وہ مسلسل تخریب پسند کارروائیوں میں مشغول ہیں۔

روسی بلاک اور مشرقی جرمنی کے درمیان دفاعی معاہدہ

برلن ۱۳ر اپریل:۔ سوویٹ کا کہنا ہے۔ کہ اگر مغربی جرمنی نے یورپی کونسل اور اوقیانوس کے دفاعی معاہدہ میں شرکت کی۔ تو مشرقی جرمنی اور سوویٹ بلاک کے درمیان فوجی امداد کے معاہدہ کا امکان بہت قوی ہو جائیگا۔ ایک سوویٹ ترجمان نے اس کا اعتراف کیا۔ کہ گذشتہ ہفتہ سوویٹ روس اور مشرقی جرمنی کے درمیان باہمی امداد پر تفصیلی گفتگو ہوئی تھی۔ سوویٹ مشرقی جرمن دفاعی معاہدہ حفاظت کے متعلق پہلا بین الاقوامی معاہدہ ہوگا۔ جس پر مشرقی جرمن ری پبلک کے دستخط ہوں گے۔ (اسٹار)

ڈچس آف ونیشیا رہا کر دی گئیں

میڈرڈ ۱۳ر اپریل۔ ڈچس آف ونیشیا جو گذشتہ نومبر سے فرانکو کی حکومت کے خلاف پروپیگنڈا کرنے کے الزام میں گرفتار ہیں۔ خرابی صحت کی بنا پر عارضی طور پر رہا کر دی گئیں۔

اس وقت وہ اپنے گھر زیر علاج ہیں۔ یہ معلوم نہیں ہے۔ کہ ان کے اور دو دوسرے شاہ پسندوں کے خلاف جو اب تک جیل میں۔ مقدمہ کی سماعت کب ہو گی۔ (اسٹار)

ڈسپنسروں اور ڈریسروں کا امتحان

لاہور ۱۳ر اپریل:۔ حکومت پنجاب کے محکمہ صحت نے پانچویں گریڈ کے ڈسپنسرز اور ڈریسرز سرٹیفکٹ کے لئے جون ۱۹۵۰ء میں مندرجہ ذیل مراکز میں امتحان لینے کا فیصلہ کیا ہے۔ (۱) کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور (نیلا بلاک) (۲) ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہاسپٹل ملتان۔ (۳) ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہاسپٹل راولپنڈی۔ اس امتحان میں صرف وہ اُمیدوار جنہوں نے کسی رجسٹرڈ میڈیکل پریکٹیشنر کے ساتھ یا کسی لائسنس یافتہ دوا فروش کے ساتھ ڈونکیٹ، کی دوکان پر تین سال کے عرصہ تک کام کیا ہو۔ بیٹھ سکیں گے۔ ڈریسرز کے امتحان کے لئے بھی یہی شرط ہے۔ سرٹیفکیٹس معہ فیس داخلہ بیس مئی تک سیکرٹری پنجاب سٹیٹ میڈیکل فیکلٹی لاہور تک پہنچ جانی چاہئیں۔ (سرکاری اطلاع)

روسی علاقہ پر امریکی طیارے کی ناجائز پرواز

لندن ۱۳ر اپریل۔ روس نے امریکہ سے احتجاج کیا ہے۔ جس میں کہا گیا ہے کہ ایک امریکی طیارے نے روسی علاقے پر پرواز کی ہے۔ روسی طیارے بھی اُڑے اور انہوں نے امریکی طیارے کو زمین پر اُترنے کے لئے کہا۔ لیکن امریکی طیارے نے اس مطالبے پر عمل کرنے کی بجائے روسی طیاروں پر گولیاں برسانا شروع کر دیں۔ مجبوراً روسی طیارے کو بھی جوابی کارروائی کرنا پڑی جس کے بعد امریکی طیارہ سمندر کی طرف جا کر غائب ہو گیا۔ تاس نیوز ایجنسی نے اس سلسلے میں جو اطلاع دی ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ ۸ر اپریل کو ایک امریکی طیارہ روسی علاقہ میں داخل ہو گیا۔ جس پر امریکی طیارے اور روسی طیارے کے درمیان فائرنگ کا تبادلہ ہوا۔ بحیرہ بالٹک کے کنارے لباوا کی بندرگاہ کے قریب امریکی طیارے کو اُترنے کے لئے کہا گیا۔ روسی وزیر خارجہ وشنسکی نے امریکی سفیر مقیم ماسکو کو اپنے دفتر میں بلایا۔ اور اسے احتجاجی یادداشت دی۔ امریکی طیارے ایک بحری جہاز کے گمشدہ طیارہ کی تلاش میں گذشتہ تین روز سے بحیرہ بالٹک پر چکر لگاتے رہے ہیں۔

پٹ سن بورڈ اور بھارت کی جیوٹ ملوں کے درمیان کوئی سمجھوتہ نہیں ہوا

کراچی ۱۳ر اپریل:۔ وزیر تجارت آنریبل فضل الرحمٰن نے آج پاک پارلیمان میں اس بات کی تردید کی ہے کہ پٹ سن بورڈ اور بھارت کی جیوٹ ملوں کے درمیان سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ آپ نے کہا۔ پٹ سن بورڈ کو رپورٹ پیش کرنے کے لئے کہہ دیا گیا ہے۔ اور جب وہ رپورٹ پیش ہوئی۔ تو اسے ہاؤس میں پیش کر دیا جائے گا۔ آپ نے یہ بھی بتایا۔ کہ فروری ۱۹۵۰ء تک ۹۰ لاکھ ڈالر کا پٹ سن برآمد کیا گیا۔

روس کے پاس اتنی آبدوزیں کہاں

اوٹاوہ ۱۳ر اپریل۔ امیر البحر لارڈ فریزر نے کل اس خیال کا اظہار کیا۔ کہ آج بھی جنگ کی صورت میں غذا، اسلحہ اور فوجیں لے جانے والے کنوائے اوقیانوس کو ۱۹۳۶ء کی سی آسانی سے طے کیا کریں گے۔ آپ نے یہ بھی بتایا۔ کہ روسیوں کے پاس آبدوزوں کی بڑے والی افواہ غلط ہے روس یا کسی اور ملک کے پاس بھی وہ تیز آبدوز نہیں ہیں۔ جو جرمنی نے جنگ ختم ہونے کے وقت تیار کی تھیں۔

شام ولبنان کا تجارتی جھگڑا

لندن ۱۳ر اپریل:۔ شام لبنانی کسٹم یونین کے ختم ہونے سے تباہ کن اثرات پیدا ہو رہے ہیں۔ لبنانی کرنسی کے مقابلے میں شامی پونڈ گھٹ گیا۔ لیکن شام کے بازاروں کی محتاج لبنان کی صنعتیں تقریباً بند پڑی ہیں۔ بیروت کی اطلاع کے مطابق ہزاروں آدمی بے روزگار ہیں بے اعتمادی روز بروز بڑھ رہی ہے۔ ادہر شام کی مجلس دستور ساز نے حکومت کی تیرہ پالیسی بڑی اکثریت کے ساتھ وصول کر لی ہے۔

عرب ممالک پہلے سے زیادہ متحد ہو گئے ہیں (توفیق پاشا)

قاہرہ ۱۳ر اپریل:۔ عراقی وزیر اعظم اور عرب لیگ کونسل کے صدر توفیق پاشا نے گذشتہ رات اسٹار کو بتایا۔ کہ لیگ کونسل کا یہ اجلاس جو اب ختم ہو رہا ہے۔ کامیاب ترین اجلاسوں میں سے ایک ہے یہ اجلاس حیاتین کا ٹیکہ تھا۔ جس نے عرب اتحاد کو طاقت بخش دی۔ جس کے اثرات مستقبل میں نظر آئیں گے اجتماعی حفاظتی معاہدہ جس پر ہم نے ابھی دستخط کئے ہیں۔ اور جو آئندہ ہفتہ میں شائع کر دیا جائے گا میرے خیال میں معاہدہ اوقیانوس کے خاکہ کے تجربہ کا فائدہ حاصل ہو گیا۔ ہم نے اپنی کمان میں اس طرح متحد کر لی ہے جو مقام متعلقہ ممالک کے لئے مفید ہو گا۔ اقتصادی فوجی معاملات کے متعلق ہم نے ایسا معاہدہ کیا ہے جو لیگ کو زیادہ عملی بنیاد دیتا ہے۔ اور لیگ کی سیاسی قوتوں کو زیادہ با اثر بنا دے گا۔ ہم ایک ایسی عدالت عالیہ بھی قائم کریں گے۔ جو عرب ممالک کے درمیان پیدا ہونے والے نازعی مسائل کی نگرانی کرے گی۔ (اسٹار)

حیفہ کے بارے میں صحیح بیان

لندن ۱۳ر اپریل: وزارت خارجہ کے انڈر سیکرٹری مسٹر ارنسٹ ڈیوڈیس نے دار العوام میں بیان کرتے ہوئے کہا۔ ۲۸ر مارچ کو معاملات خارجہ پر بحث کے دوران میں وزیر خارجہ نے کہا۔ کہ مسٹر ایڈن نے حیفہ کے بارے میں نقطہ چھیڑی۔ مگر یہ معاملہ اتنا آسان نہیں تھا۔ جیسے مسٹر ایڈن نے ظاہر کیا اقوام متحدہ کے معاہدہ کی رُو سے یہ مقام خالی کر دیا گیا تھا۔ اسرائیل نے اس کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ اور اسے حاصل کرنے کی کوشش کی۔ مگر عراق نے تیل دینا بند کر دیا۔